بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ الحدید

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢ هُوَ الْاَوَّلُ
وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ
فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَ
هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٥ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٦

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۝۱ اسی کے لئے ہے
آسمانوں اور زمین کی سلطنت جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۝۲ وہی اول وہی آخر
وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے ۝۳ وہی ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے
پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے اور جو
اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم
کہیں ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝۴ اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ ہی
کی طرف سب کاموں کی رجوع ۝۵ رات کو دن کے حصہ میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصہ میں لاتا
ہے اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے ۝۶ (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید ۵۷/ آیات ۱ تا ۶ * ت: ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان بخشنے رحم فرمانے والا ہے

سورۃ الحدید مدنی ہے اس کی ۲۹ آیات اور تین رکوع ہیں اس سورۃ کی پچیسویں آیت میں لفظ
حدید آیا ہے اسی مناسبت سے اس سورۃ کا نام الحدید ہے۔

۱۔ "اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو جیسا ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے تسبیح کرتی ہیں اللہ تعالیٰ

2973

کہ تمام ایسی چیزوں سے منزہ اور پاک سمجھنا جو اس کے شایان شان نہیں۔ انسان کا اعتقاد بھی
یہی ہو، وہ اپنے قول سے بھی اس کا اقرار کرے اور اس کا عمل بھی اس کی شہادت دے رہا ہو * آسمانوں
اور زمین کی ہر چیز گواہی دے رہی ہے کہ اس کا خالق اور مالک ہر نقص اور ہر عیب سے پاک ہے
* ایک وہی تو ہے جو عزیز بھی ہے اور حکیم بھی۔ عزیز اس قادر اور زبردست کو کہتے ہیں جس کا کوئی
مقابلہ نہ کر سکے جس کے فرمان کو کوئی ٹال نہ سکے * اس کا کوئی کام، اس کا کوئی حکم، اس کا کوئی
فیصلہ حکمت کے بغیر نہیں اور اسی میں اس عالم کائنات کی بقا اور یہ جاری رہنے کا راز مضمر ہے۔

۲۔ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا بھی وہی ہے اور ان میں حکومت و فرمانروائی بھی اسی کی ہے
فنا اور بقا اسی کے اختیار میں ہے۔ ہر چیز اس کے فرمان کے سامنے سرافگندہ ہے بے چون و چرا۔

۳۔ یہ دعا ہے جو حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم اپنے بستر راحت پر لیٹتے وقت اکثر مانگا کرتے تھے
قرض کی ادائیگی اور محتاجی سے نجات کے لئے یہ دعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے (ضیاء القرآن)

۴۔ اس آیت میں پیدا کرنے کی بات کا ذکر ہے۔ اس میں انسان کا پہلا دن نکلتا تھا آخری دن
جب جیسا کہ تمام تفاسیر میں ہے * عرش اعظم کو اپنا تجلی گاہ بنایا وہاں سے احکام نازل فرما
* "جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے" بارش کے قطرے، دانے، خزانے، مردے وغیرہ * "اور جو
اس سے باہر نکلتا ہے" دانے اور بارش سے نباتات، معدنیات، کان سے سونا، چاندی
وغیرہ، قیامت میں مردے وہ سب رب کے علم میں ہیں * "اور جو آسمان سے اترتا اور جو اس میں
چڑھتا ہے" یعنی آسمان سے جو رحمتیں، بارشیں، آسمانی کتب اترتی ہیں ان کی بھی رب کو خبر
ہے اور جو دعائیں، بندوں کے اعمال، نیک بختوں کی روحیں وہاں جاتی ہیں انہیں بھی جانتا ہے *
"اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو" عوام کے ساتھ رب کا علم و قدرت ہے، خواص کے ساتھ
اس کی رحمت، دشمنوں کے ساتھ اس کا غضب، ورنہ رب تعالیٰ کی ذات مکانی ہمراہی سے پاک
ہے وہ جگہ میں ہونے سے پاک ہے * "اور اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے" ان پر تم کو سزا
و جزا دے گا اگر بندہ یہ خیال رکھے کہ رب مجھے دیکھ رہا ہے تو گناہ پر دلیر نہ ہو

۵۔ "اسی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت" خیال رہے کہ جیسے رب کی صفت ہر جگہ ہے

ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پر مقدم ہے ۔ اس لئے رب نے اپنی صفت فرمائی رب العالمین
اور حضور ﷺ کی صفت بیان کی رحمۃ للعالمین اور فرمایا للعالمین نذیرا ۔ " اور اللہ ہی کی
طرف سب کاموں کی رجوع ہے " اس طرح کہ تم اور تمہارے سارے اعمال رب کی
بارگاہ میں پیش ہوں گے اس پیشی کی تیاری کرو ۔

۶۔ " رات کو دن کے حصے میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے " اس طرح کہ
گرمیوں میں دن بڑا ، رات کو چھوٹا کر دیتا ہے ۔ سردیوں میں اس کے برعکس یا کبھی نفس کی
ظلمت دل میں اور کبھی دل کا نور نفس میں داخل فرماتا ہے ۔ " اور وہ دلوں کی بات جانتا ہے " یعنی
جب رب تعالیٰ تمہارے دن رات کے ظاہر و پوشیدہ اعمال جانتا ہے (نور العرفان)

(دل و

لغوی اشارے ⊙ یُولِجُ : داخل ہوتا ہے ⊙ یَخْرُجُ : نکلتا ہے ⊙ یَعْرُجُ : وہ چڑھتا ہے ⊙
تفہیمی خلاصہ ⊙ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں تصرف کرنے والا ہے ⊙ آیت ھو الاول ... ہزار آیتوں سے
افضل ہے (حدیث) ⊙ اللہ کا علم ، قدرت اور تصرف ہر چیز پر ہے ⊙ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو
چھ دنوں میں بنا دیا ⊙ احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی اس طرح عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے
اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے ۔ (بخاری) ⊙ فطرت میں بھی اللہ کی تجلی ہے ⊙
تسبیح حمد کے ساتھ ہونی چاہیئے ⊙ وہ بے ابتداء اول ہے اور بے انتہا آخر ہے ⊙ علم الٰہی تام ہے ⊙
حدیث شریف : انسان کا افضل ایمان یہ ہے کہ وہ یقین کرے کہ وہ جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے ⊙

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ
وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٨
هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ
اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع ١٠

ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور خرچ کرو (اس کی راہ میں) ان مالوں سے جن میں اس نے تمہیں اپنا نائب
بنایا ہے پس جو لوگ ایمان لائے تم میں سے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بہت بڑا
اجر ہے ۝ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول دعوت
دے رہا ہے تمہیں کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر اور اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ بھی لے چکا ہے اگر تم یقین
کرنے والے ہو ۝ ٨ وہی ہے جو نازل فرماتا ہے اپنے (محبوب) بندہ پر روشن آیتیں تاکہ تمہیں
نکال لے (کفر کے) اندھیروں سے (ایمان کے) نور کی طرف اور بے شک اللہ تعالیٰ تم پر
ساتھ بڑی شفقت فرمانے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ۝ ٩ آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خرچ
نہیں کرتے (اپنے مال) راہ خدا میں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے
تم میں سے کوئی برابری نہیں کر سکتا ان کی جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے (راہ خدا میں) مال خرچ
کیا اور جنگ کی ان کا درجہ بہت بڑا ہے ان سے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد مال خرچ کیا
اور جنگ کی (ویسے تو) سب کے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے بھلائی کا۔ اور اللہ تعالیٰ جو کچھ
تم کرتے ہو اس سے بخوبی خبردار ہے ۝ ع ١٠

(پارہ ۲۷/ سورہ الحدید ۵۷/ ۷ تا ۱۰ * ت: ض)

۷۔ اے لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر جیسا ایمان لانا چاہیے

2976

وہ رسولوں کے واسطے کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ کی راہ میں اپنا وہ مال خرچ کرو جس میں تصرف کرنے کا
تمہیں (دنیا میں) نائب بنایا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کا ہے اگرچہ وہ حقیقتاً اسی کی ملک میں ہے یا اللہ تعالیٰ نے
تمہیں ملکیت اور تصرف میں تم سے پہلوں کا نائب بنایا اور عنقریب کسی اور کو تمہارا نائب بنا دے گا

۸۔ "آخر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ (اس کا) رسول دعوت دے رہا ہے
تمہیں کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر" یعنی ایمان کا ترک کرنے میں تمہارے پاس کون سا عذر ہے جب
کہ حال یہ ہے کہ رسول اللہ دلائل، آیات اور بینات کے ساتھ تمہیں بلا رہے ہیں۔ "اور اللہ تعالیٰ
تم سے وعدہ بھی لے چکا ہے" یعنی حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل جب تمہیں حضرت آدمؑ کی
پشت سے نکالا تھا تم سے وعدہ لیا تھا کہ تم ایمان لاؤ گے۔ ایک قول یہ کیا گیا کہ عہد لینے سے مراد
یہ ہے کہ دلائل قائم کر دیے اور نظر و فکر کی صلاحیت عطا کر دی۔ "اگر تم یقین کرنے والے ہو تو
کرو" جس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے واسطے کے
بغیر ممکن نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار بھی اللہ تعالیٰ کا اقرار کرتے اور شرک کو اپنا شفیع مانتے
"اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اعتبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ہی ہوتا ہے" (تفسیر مظہری)

۹۔ حجج واضحہ، دلائل باہرہ اور براہین قاطعہ یعنی کتب اتارنے اور رسول بھیجنے میں لوگوں
کی ہدایت اور شکوک و شبہات دور کرنے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے انہیں ایمان لانے اور
خرچ کرنے کا حکم دیا۔ پھر انہیں ایمان کی رغبت دلائی اور یہ واضح کر دیا کہ اب ایمان نہ
لانے کا کوئی عذر باقی نہ رہا۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۰۔ اور اے گروہ مومنین تمہارے لئے اس کی کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے
حالانکہ آسمانوں والوں اور زمین والوں سب کی میراث اسی کے لئے ہے کہ سب مر جائیں گے اور اس
کی ذات باقی رہے گی اور تمام امور اسی کے سامنے پیش ہوتے۔ اور اے گروہ مومنین جن لوگوں
نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں لڑے
ہیں اور جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے دونوں فضیلت و ثواب و مرتبہ میں برابر
نہیں بلکہ فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ و فضیلت

اور ثواب میں ان لوگوں سے بڑھے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے ۔ اس آیت سے
حضرت ابو بکر صدیق رض مراد ہیں باقی یہ تو وہ دونوں جماعتوں سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی حالت
میں جنت کا وعدہ کر رکھا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے (تفسیر ابن عباس رض)

لغوی اشارے ○ مستخلفین : وارث، خلیفہ، نائب ہونے ○ میثاقکم : تم سے عہد ○
میراث : ملکیت ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ مال کی کثرت بعض دفعہ (بعض) انسانوں کو حق و راستی سے غافل بنا دیتی ہے ○ جو کمایا اور پہنا وہی
کمانے والے اور جینے والے کا ہے باقی اس کا کچھ نہیں ○ ملک و جاہ و حشم پر تکیہ نہ کیا جائے ○ انفاق کا مزاج اور
○ انسان کا قلب وہاں ہے جہاں اس کا مال ہے یعنی اموال کی محبت دل کو چھینی رکھتی ہے ○ حدیث شریف:
فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں ○ آخرت کی راحت ہی بڑی ہے ○

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ ۱۱
يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ
بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۲ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا
نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ ۱۳ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ
فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ
وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ۱۴

کوئی ہے جو اللہ کو خوش دل سے قرض دے کہ وہ اس کو دو چند کر کے دے اور اس کے لئے عمدہ بدلہ ہے؟
۝ ۱۱ (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس دن کہ آپ دیکھیں گے کہ ایمان دار مردوں اور عورتوں کے
آگے اور ان کے داہنی طرف ان کی روشنی (ایمان) دوڑتی چلی جا رہی ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا آج کے روز
تم کو مژدہ ہے ایسے باغوں کا جس کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں جس میں تم سدا رہا کرو گے یہ ہی ان کی
بڑی کامیابی ہے ۝ ۱۲ جس دن کہ منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گی ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی میں
چلیں ان سے کہا جائے گا کہ اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر روشنی ڈھونڈ لاؤ پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی
جس میں دروازہ ہوگا جس کی اندر کے رخ تو رحمت اور باہر کے رخ (جدھر کفار ہوں گے) عذاب ہوگا ۝ ۱۳ (اور اس
دن) وہ منافق پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے بے شک لیکن تم نے اپنے آپ کو خرابی
میں ڈال دیا تھا۔ اور (ہم پر مصیبت کے آنے کا) انتظار کرتے تھے اور شک میں پڑ گئے تھے (ان بے جا) آرزوؤں
نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ حکم الٰہی آ پہنچا اور تم کو فریب دینے والے نے اللہ سے غافل
کر دیا تھا ۝ ۱۴

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال تم خرچ کرو گے اس کی حیثیت قرض کی ہوگی ۔ جیسے قرض دیا جاتا ہے اس پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اس کو مالک کو واپس ادا کردے ۔ راہِ خدا میں تم جو خرچ کرو گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ قرض ہوگا وہ اسے ضرور واپس لوٹا دے گا ۞ جو تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک ملے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے علاوہ اجرِ عظیم بھی ۔

۱۲۔ اہلِ ایمان قبروں سے نکل کر جب حشر کے میدان میں تشریف لائیں گے تو ان کے آگے بھی نور ہوگا اور دائیں جانب بھی نور ہوگا ۔ یہ نور ہر شخص کی قوتِ ایمان اور اعمالِ صالحہ (حسنہ) کے مطابق ہوگا ۔ حدیث پاک میں ہے کہ بعض مومن ایسے ہوں گے جن کے نور سے مدینہ اور عدن کی طرح مسافت جگمگا رہی ہوگی بعض کے نور سے مدینہ اور صنعا کا درمیانی علاقہ روشن ہوگا بعض کا نور اس سے کم ہوگا اور بعض کے نور سے صرف ان کے قدم رکھنے کی جگہ روشن ہوگی ۞ اس نور کی روشنی چاروں طرف ہوگی ۔

۱۳۔ منافق مرد اور منافق عورتوں کی قیامت کے روز حالت دیدنی ہوگی ۔ چاروں طرف گھپ اندھیرا نابینا کے سہارے راستے ڈھونڈ ۔ اس سراسیمگی اور بے چارگی کے عالم میں وہ اہلِ ایمان سے کہیں گے ذرا اپنی روشنی میں ہمیں بھی تو چلنے دو ۔ انہیں کہا جائے گا پیچھے لوٹ کر جاؤ اور وہاں سے نور تلاش کرو جب وہ پیچھے مڑیں گے تو ان کے (اور اہلِ ایمان کے) درمیان ایک دیوار قائم کردی جائے گی اس کے دروازوں کی اندرونی جانب جو جنت ہوگی وہ رحمت والی ہوگی اور باہر جانے والی جانب جو دوزخ کی طرف ہوگی وہ عذاب والی ہوگی ۔

۱۴۔ جب دیوار حائل ہوگئی اور منافق تاریکی میں رہ گئے تو دیوار کے پیچھے سے منافقوں نے مومنوں کو پکار کر کہا کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ہم دنیا میں نمازیں بھی پڑھتے تھے اور روزے بھی رکھتے تھے ۔ مومن اس کا جواب یہ کہیں گے کیوں نہیں تم ہمارے ساتھ تھے (اور نماز روزہ کرتے تھے) لیکن نفاق اور کفر کرتے اور خواہشات و معاصی میں مبتلا رہ کر تم نے خود اپنے کو ہلاک کیا اور تم انتظار کرتے رہے کہ مومنوں پر تباہی کا چکر آجائے ۞ تم دین میں یا اس عذاب میں جس کی وعید تم کو سنائی گئی تھی شک کرتے تھے ۞ شیطان یا دنیا نے تم کو فریب دے رکھا تھا کہ اللہ کریم ہے تم کو عذاب نہیں دے گا ۔ یا یہ دھوکا دے رکھا تھا کہ نہ دوبارہ زندگی ہوگی نہ حساب فہمی

(تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ نَقْتَبِسْ : ہم روشنی حاصل کریں ۞ یُقْرِضُ : قرض دے ۞ سُوْر : دیوار ۞

2482

تَرَبَّصْتُمْ : تم نے انتظار کیا ۞ اِرْتَبْتُمْ : تم شک میں پڑے ۞ غَرَّتْکُمْ : حیات دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ آیت "مَنْ ذَا الَّذِی ..." جب نازل ہوئی تو ابو دحداح انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ ہم سے قرض طلب فرماتا ہے؟ فرمایا: ہاں! اے ابو دحداح "انھوں نے عرض کیا" یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنا ہاتھ دکھایئے۔ حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو آپ نے حضور ﷺ کا دست مبارک اپنے ہاتھ میں لے کر عرض کیا میں نے اپنا یہ باغ اللہ کو قرض دیا۔ اس باغ میں چھ سو درخت تھے۔ ام دحداح اور ان کے بچے اس باغ میں رہائش پذیر تھے۔ ابو دحداح باہر سے انہیں ندا دی کہ اے ام دحداح باہر نکل آؤ میں نے یہ باغ اپنے رب کو قرض دے دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا " ابو دحداح کے لئے جنت میں کھجوروں کے بڑے بڑے باغات ہیں" (خزینہ حسن من عرفہ : ۹۲ ۔ بحوالہ مظہری) ۞ ایسی نیکی جو استحقاق کو دور رکھتی ہے قرض حسن کی تعریف میں ہے ۞ قرض قطع کے معنی میں ہے ۞ حدیث شریف میں ہے : فواضل دین کا ہدیہ ہے ۞ ہر ایک کو زور اس کے عمل کے موافق ملا کرتا ۞ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات ہی کامیابی ہے ۞

2983

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ١٥ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ
الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ١٦ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ١٧ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ
وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ ١٨
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ١٩ ع

تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے وہی تمہارے
لائق ہے اور وہ بری جگہ ہے ۱۵ کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ الله کی یاد
کرنے کے وقت اور جو برحق نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ
ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتابیں دی گئی تھیں پھر ان پر زمان طویل گزر گیا تو
ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ۱۶ جان رکھو کہ الله ہی زمین کو اس کے
مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے اپنی نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو ۱۷
جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور الله کو نیک قرض دیتے ہیں ان کو
دوچند ادا کیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا صلہ ہے ۱۸ اور جو لوگ الله اور اس کے
پیغمبر پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان
کا صلہ ہوگا۔ اور ان کی روشنی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ۱۹

(پارہ ۲۷/ سورہ الحدید ۵۷/۱۵ تا ۱۹ * ت: ج)

۱۵۔ کفار اور منافقین دونوں ایمان سے محروم ہوتے ہیں اس لئے دونوں کی سزا کی نوعیت یکساں ہے
نہ ان کے لئے بخشش ہے نہ اس کے لئے مغفرت * (کفار و منافقین کے) لئے آگ ہی مناسب مقام ہے۔

2984

۱۶۔ جب تک دل میں کمال عجز و نیاز پیدا نہ ہو نہ ایمان کا لطف آتا ہے نہ عبادات میں مزہ آتا ہے
جب تک دل اس احساس سے لبریز نہ ہو کہ کہاں خالق ارض و سماء اور کہاں یہ بندہ حقیر و بے نوا،
اس کی شان کبریائی اور اس کی عظمت و جلال پر جب نظر جم کر رہ جاتی ہے اس وقت نہ اپنی ذات
نظر آتی ہے نہ اپنی حسنات۔ اسی وقت دل میں درد و محبت اٹھتا ہے اسی وقت آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں
یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جب اس پر "احسان" کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں * حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام
سے جن لوگوں نے براہ راست فیضان حاصل کیا تھا، ان کے دلوں میں عجز و نیاز پیدا ہو گیا تھا لیکن
جب عرصہ دراز گزر گیا، عہد رسالت کے برکات و اثرات آہستہ آہستہ ماند پڑتے گئے تو بعد میں
آنے والے لوگوں کے دل سخت ہوتے گئے فسق و فجور کی طرف طبیعت راغب ہوتی گئی اپنے آبا و اجداد
کی انابت و اتقاء کی راہ کو دشوار اور پرخار خیال کر کے انہوں نے ترک کر دیا اور گناہوں میں کھو گئے۔ (ضیاء القرآن)

۱۷۔ ذکر اور تلاوت سے اللہ سخت (مردہ) دلوں کو اسی طرح زندہ کر دیتا ہے جس طرح مردہ (خشک)
زمین کو زندہ کرتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ اللہ مردہ زمین کو زندہ کرنے کی طرح مردہ انسانوں کو زندہ کرے گا
اس حصہ میں دل کی قساوت سے باز داشت کی گئی ہے اور خشوع کی ترغیب دی گئی ہے (تفسیر مظہری)

۱۸۔ اس ثواب کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو اپنے اموال کو اہل حاجت و فقر و مسکنت پر صرف
کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ "قرضاً حسناً" یعنی خالص نیت سے اللہ کی رضامندی کے لئے
دیا اور اپنے دیے ہوئے پر بدلے اور شکریے کے خواہاں بھی نہ تھے اسی لئے فرمایا ایک نیکی دس گنا
سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۹۔ "اور جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر" گزری
ہوئی امتوں سے "گواہ اپنے رب کے یہاں ان کے لئے ان کا ثواب" "جس کا وعدہ کیا گیا"
"اور ان کا نور ہے" "جو حشر میں ان کے ساتھ ہوگا" "اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا
وہ دوزخی ہیں (کنز الایمان)

لغوی اشارے ○ فِدْيَةٌ: وہ چیز جو جان بچانے کے لئے لی یا دی جاتی ہے ○ مَأْوٰىكُمْ: تمہارا ٹھکانا ○
مَوْلٰىكُمْ: مددگار، کارساز ○ طَالَ: دراز ہوا ○ اَلْاَمَدُ: مدت ○ يُضٰعَفُ: بڑھاتا ہے ○ دل ق

2985

تفہیمی خلاصہ: انسان اپنی عاجزی اور اپنے پروردگار کی عظمت اور جلالتِ شان سے پوری طرح آگاہ رہتا ہے
تاکہ ناگہاں صورت میں جب انوار و تجلیات، افاضات و انعامات کی بارش ہونے لگے تو وہ اپنا کمال
یا استحقاق نہ سمجھے بلکہ اسے محض اپنے مولائے کریم کا لطف و احسان یقین کرے یہی کمال بندگی ہے ۞
علاوہ وہ جو ٹھیک اپنے دل سے اچھائی کو اچھائی تصور نہ کرے اور برائی کو برائی تسلیم نہ کرے ۞ صدیق
اور شہید دونوں وصف مومنین ہیں ۞ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے قالب میں رہتی ہیں ۞
منافقین کے لئے خیر نہیں ۞ منافق ظاہر و باطن میں فرق رکھتا ہے ۞ قرآن ذکر بھی ہے وعظ بھی، نصیحت
اور ہدایت بھی ۞ ظاہری دوریوں سے بچنے والا اجر پاتا ہے ۞ مشکل لوگوں پر مہربانی ہو اور عافیت پر شکر الٰہی ۞
عورتوں کو چاہیے کہ زیادہ صدقہ دیں ۞ دنیا ہی سے آخرت خریدی جاتی ہے ۞ جب صدق کا اثر
ظاہر ہو وہ صدیق ہے ۞

2986

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ ۲۰
سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ۲۱ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ ۲۲
لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝ ۲۳ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ۲۴ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ
وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ
فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ۲۵ ع

جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور بڑائی آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور
اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینہ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا
پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی
طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال ۝ ۲۰ بڑھ کر چلو
اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ
تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے
جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۝ ۲۱ نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری
جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے ۝ ۲۲

اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جاتا رہے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا ۝ ٢٣ وہ جو آپ بخل کریں اور اوروں سے بخل کو کہیں اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا ۝ ٢٤ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت آنچ ہے اور لوگوں کے فائدے اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوت والا غالب ہے ۝ ٢٥

(پارہ ٢٧ / سورہ الحدید ٥٧ / ٢٠ تا ٢٥ * ت : ک)

٢٠۔ دنیوی زندگی عبارت ہے لہو و لعب سے جو بچوں کا کام ہے، زینت و آرائش سے جو عورتوں کا شیوہ ہے، تفاخر و تکاثر سے جس میں احمق اور نادان ہی اپنے آپ کو مشغول رکھ سکتا ہے۔ اے بندہ مومن تیری زندگی بڑی ہی قیمتی ہے اسے بچوں کی طرح لہو و لعب میں برباد مت کر۔ تیری ذات خود بڑی ہی حسین و جمیل ہے۔ تجھے اپنے آباء و اجداد پر، اپنے حسب نسب پر فخر کرنا زیب نہیں دیتا تجھے ہر وقت اپنے اعمال حسنہ میں اضافہ کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے۔ دولت کے انبار اور اولاد کی کثرت انسان کی عزت میں اضافہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے حضور وہی معزز و مکرم ہوتا ہے جس کا ظاہر و باطن تقویٰ کے نور سے جگمگا رہا ہو۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر غیر ضروری چیز کو نظر انداز کرتا رہے * دنیوی زندگی کو ایک مثال سے واضح کیا جا رہا ہے۔ بارش ہوتی ہے تو فصلیں لہلہانے لگتی ہیں ان کی سرسبزی و شادابی کو دیکھ کر ان کا مالک خوشی سے پھولے نہیں سماتا دیکھتے ہی دیکھتے اس کی تازگی ماند پڑنے لگتی ہے وہ خشک ہونے لگتی ہے پھر رفتہ رفتہ زرد ہو کر ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتی ہے یہی حال انسان کی دنیوی زندگی کا ہے (بچپن لڑکپن کے بعد) عہد شباب پھر بڑھاپا آخرکار ضعف کی وجہ سے بستر پر پہلو بدلنا دشوار ہو جاتا اور موت کا جھونکا چراغ زیست بجھا دیتا ہے * لیکن آخرت کی خوشیاں دائمی ابدی ہیں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی اخروی زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی مسرتوں سے مالا مال کرتے ہیں * جو لوگ دنیا کی نعمتوں سے اپنی آخرت کو نہیں سنوارتے ان کے لئے

دنیا کے سازوسامان میں دھوکا اور فریب کے سوا کچھ نہیں ۔

۲۱ ۔ دنیا کے طلب گاروں کے درمیان مقابلہ کی دوڑ جاری ہے ۔ اے آخرت کے طلب گارو! تم اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل کرنے کے لئے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو ۔ جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں چل پڑتے ہیں جو خلوص دل سے اس کی خوشنودی کے طلب گار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں مایوس نہیں کرتی اس کا فضل عظیم ہے اس کی نعمتیں بیکراں ہیں ۔ (ضیاء القرآن)

۲۲ ۔ کسی حال میں بھی تمہیں مصیبت پہنچے وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں ثابت ہے* ان کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں لکھی ہوئی ہے* اشیاء کی کثرت کے باوجود ان کا ثبت کرنا اور لوح محفوظ میں لکھنا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے ۔ (تفسیر مظہری)

۲۳ ۔ اس نے اس لئے لکھا ہے تاکہ جو نعمتیں تم سے فوت ہو گئیں ان پر تم غمگین نہ ہو اور ان نعمتوں پر جو تمہیں میسر ہوں ان پر خوشی کا اظہار نہ کرو کیونکہ جب یہ معلوم ہو جائے کہ ہر ایک چیز پہلے سے مقدر ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی تو اس پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی تو وہ کسی چیز کے فوت ہونے پر نہ غمگین ہوتا اور نہ کسی چیز کے حاصل ہونے پر خوش ہوتا* کسی نعمت کا فوت ہونا کسی علت کا تقاضا نہیں کرتا کیونکہ فوت کا معنی معدوم ہونا ہے اور یہی اصل ہے جہاں تک وجود اور بقا کا تعلق ہے اس کا علت کے بغیر تصور نہیں کیا جا سکتا یہاں اس سے مراد اس غم کی نفی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنے اور صبر کرنے سے روکے اور ایسی خوشی کی نفی ہے جو تکبر و غرور کا باعث ہے اللہ تعالیٰ فخر کرنے والوں اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

۲۴ ۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اعراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے خرچ کرنے سے بھی غنی ہے ۔ انسان کا شکر سے اعراض کرنا اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اور نعمت کا شکر بجا لانا جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ نفع نہیں دیتا ۔

۲۵ ۔ ہم نے اپنے پیغمبروں کو اوامر و نواہی اور معجزات دے کر بھیجا ہے اور ہم نے ان پر بذریعہ جبریل اپنی کتاب نازل کی ہے اور اس کتاب میں عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں* اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت قوت ہے کہ آگ کے علاوہ اور کوئی

چیز اس کو زیر نہیں کر سکتی یا یہ کہ جب میں لڑائی اور قتال کے لئے شدید ہیبت ہے * اور لوگوں کا
سامان اور سامان کے اور بھی فائدے ہیں جیسا کہ چاقو، کلہاڑی وغیرہ تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ان
ہتھیاروں سے بغیر دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص
بندوں کی مدد کرنے میں قوت والا اور اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں زبردست ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊘ لَعِبٌ : کھیل ⊘ لَهْوٌ : مزاح کی طرف میلان، غیر مفید کام میں مشغولیت ⊘
زِيْنَةٌ : آراستگی ⊘ تَفَاخُرٌ : خود ستائی، فخر کرنا ⊘ تَكَاثُرٌ : بہتات، زیادہ طلبی، کثرتِ
مال و جاہ ⊘ غَيْثٌ : بارش ⊘ يَهِيْجُ : خشک ہو جاتا ہے ⊘ مُصْفَرًّا : زرد، پیلا پڑا ہوا ⊘ رِضْوَانٌ :
رضامندی، خوشنودی ⊘ نَبْرَأَهَا : اس کو پیدا کرنے سے قبل ⊘ مُخْتَالٌ : اترانے والا ⊘ (ل ق

تفہیم خلاصہ ⊘ دنیوی زندگی کفار کے لئے بڑی کشش رکھتی ہے ⊘ قیامت لامحالہ واقع ہو کر رہے گی ⊘
حدیث شریف میں ہے ایک کوڑے برابر جنت کی جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
جنت تم میں سے کسی کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اسی طرح جہنم بھی (مسند احمد) ⊘
خیر و شر انسان کے بہت قریب ہے ⊘ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدائش سے قبل ہی اس کی تقدیر مقدر کر دی تھی ⊘
انعامات الٰہی شمار میں کد و کاوش کا حاصل نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں ⊘ اترانا اور تکبر نہ کرنا ⊘
حق کو باطل سے چھپانے والے کو کافر کہتے ہیں ⊘ دنیوی معاملات قلیل النفع ہیں ⊘ حیات دنیا لہو و لعب
زینت و تفاخر و تکاثر ہے ⊘ انسان کا اپنے حسب پر فخر کرنا صحیح نہیں ⊘ جو خواہشات سے
چھوٹا وہ ہر قید سے آزاد ہو گیا ⊘ اچھی نیت مباح کو طاعت بنا دیتی ہے ⊘ حدیث شریف:
اچھا مال نیک مرد کے لئے ہے (در اب) ⊘ جو شخص آخرت سے غافل کر دے وہ دنیا ہے ⊘

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا وَّاِبْرٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ
وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ۝ ٢٦ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي
قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا
مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ
فَاٰتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ۝ ٢٧ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوا بِرَسُولِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ٢٨
لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ ٢٩

اور ہم نے نوح اور ابراہیم (علیہما السلام) کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے رکھدی ان دونوں کی نسل میں
نبوت اور کتاب پس ان میں سے چند تو ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں ۝ ٢٦ پھر ہم نے
ان کے پیچھے انہیں کی راہ پر اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو اور انہیں انجیل عطا فرمائی
اور ہم نے رکھدی ان لوگوں کے دلوں میں جو عیسیٰ کے تابعدار تھے شفقت اور رحمت اور رہبانیت
کو انہوں نے خود ایجاد کیا تھا ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا البتہ انہوں نے رضائے الٰہی
کے حصول کے لئے اسے اختیار کیا تھا پھر اسے وہ نباہ نہ سکے جیسے اس کے نبھانے کا حق تھا
پس ہم نے عطا فرمایا جو ان میں سے ایمان لائے تھے ان کے حسن عمل اور حسن نیت کا اجر اور
ان میں سے اکثر فاسق (و فاجر) تھے ۝ ٢٧ اے ایمان والو! تم ڈرتے رہا کرو اللہ سے اور ایمان لے آؤ
اس کے رسول (مقبول) پر اللہ عطا فرمائے گا تمہیں دو حصے اپنی رحمت سے اور بنا دے گا تمہارے لئے
ایسا نور جس کی روشنی میں تم چلو گے اور بخش دے گا تمہیں اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ۝ ٢٨
تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ ان کا کوئی قابو نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل پر اور یہ کہ فضل تو اللہ تعالیٰ کے
دست قدرت میں ہے وہ نوازتا ہے اسے جس کو چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے ۝ ٢٩
(پارہ ٢٧ / سورۃ الحدید ٥٧ / ٢٦ تا ٢٩ * ت ض)

۲۶ - حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ان کی فضیلت اور ان کی اولاد کی کثرت کی وجہ سے کیا۔ ان دونوں کو اس بنا پر فضیلت دی کہ نبوت اور کتاب کو ان کی ذریت میں رکھا گیا کہ چاروں کتابیں توریت، انجیل، زبور اور قرآن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں آئیں جب کہ حضرت ابراہیمؑ حضرت نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۲۷- حضرات نوح و ابراہیم علیہما السلام ان دونوں ہستیوں کے بعد اور رسول بھیجے۔ ان کے بعد جو رسول بھیجے گئے وہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہی تھے۔ بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰؑ اور آخر میں حضور اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کی حیثیت سے مبعوث کیا گیا (ایضاً)

● "پھر ہم نے ان کے پیچھے" یعنی حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے بعد تا زمانہ حضرت عیسیٰؑ یکے بعد دیگرے "اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے پیروؤں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی" کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت و شفقت رکھیں" "اور رہبانیت" پہاڑوں اور غاروں میں اور تنہا مکانوں میں خلوت نشین ہونا اور صومعہ بنانا اور اہل دنیا سے مخالطت ترک کرنا اور عبادتوں میں اپنے اوپر زائد مشقتیں بڑھانا اور تارک ہو جانا نکاح نہ کرنا نہایت موٹے کپڑے پہننا ادنیٰ غذا نہایت کم مقدار میں کھانا۔ " تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا نباہنے کا حق تھا" بلکہ اس کو ضائع کر دیا اور تثلیث و اتحاد میں مبتلا ہو کر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین سے کفر کر گئے بادشاہوں کے دین میں داخل ہوئے اور کچھ لوگ ان میں سے دین مسیحی پر قائم اور ثابت بھی رہے اور جب زمانہ پاک حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پایا تو حضور پر بھی ایمان لائے۔" تو ان کے ایمان والوں کو" جو دین پر قائم رہے تھے" ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے" جنہوں نے رہبانیت کو ترک کیا اور دین حضرت عیسیٰؑ سے منحرف ہو گئے" فاسق ہیں" (کنز الایمان حاشیہ)

۲۸- "اے ایمان والو" یعنی اے یہود و نصاریٰ جو اپنے رسولوں پر ایمان لائے ہو ایمان لاؤ (الخ)

معنی یہ ہے کہ شرعی اصطلاحی معنی ہیں * "اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ"
یعنی حضور انور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ ان کے بغیر ماننے تمام رسولوں کا ماننا بے کار ہے
ایمان کا مدار یہی ہے۔ " وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا " معلوم ہوا کہ جو اہل
کتاب ہمارے حضور پر ایمان لاوے اس کو دگنا ثواب ملتا ہے ایک اپنے رسول پر ایمان
لانے کا دوسرا حضور پر ایمان لانے کا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے " اور تمہارے لئے نور
کر دے گا جس میں چلو گے " یعنی پل صراط پر تمہیں نور دے گا جس سے تم آسانی سے وہ مشکل
راستہ طے کرو گے۔ " اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے " معلوم ہوا کہ
ایمان کی برکت سے کفر کے زمانے کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں نیکیاں باقی رہتی ہیں۔ (نور العرفان)

۲۹۔ اہل کتاب اس زعم میں تھے کہ وہ حضرت موسیٰؑ جیسے جلیل القدر نبی کے امتی ہیں انہیں نبی عربی
خاتم النبیین پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ارشاد حق تعالیٰ ہوا۔ اے ایمان والو! تقویٰ کو
اپنا شعار بناؤ اور میرے محبوب رسول (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لانے کا حق ادا کرو
اور ان کی غلامی پر فخر کیا کرو تاکہ میں تم پر اپنی عنایات اور انعامات کی انتہا کر دوں * اللہ تعالیٰ کے
فضل و کرم اور جود و عطا کی کوئی انتہا نہیں نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں اور نہ اس کے ہاتھ تھکتے ہیں
لینے والا کا دامن طلب، ظرف وسیع اور دامن کشادہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی سخاوت کا اندازہ ہی عجب ہے۔
(ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ مُقْتَصِدٌ: ہدایت یافتہ ۞ قَفَّيْنَا: پیچھے بھیجا ۞ رَأْفَةً: ترس
مہربانی، شفقت ۞ رَهْبَانِيَّةً: دنیا چھوڑنا، گوشہ نشینی ۞ رَعَوْهَا: انہوں نے
اس کو نبھایا ۞ كِفْلَيْنِ: دو حصے، دو گونہ ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ جس کام کو رضائے حق تعالیٰ کے لئے لازم کر لیا جائے اسے خلوص عمل سے
پورا کرنا چاہئے ۞ تقویٰ ہر چیز کی بنیاد ہے ۞ جہاد اسلام کی رہبانیت ہے ۞ اپنے اوپر تکیہ
کرنا غلط ہے ۞ قضاء پر راضی رہنا اور بلا پر صبر چاہئے ۞ حدیث شریف: تقدیر پر ایمان لانے سے
غم و حزن دور ہو جاتے ہیں۔ (راغب) ۞ اہل ایمان کا نور اللہ کے نور سے ہوتا ہے (الفتح) ۞ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے ۞